واعظ الجمعہ

سفیرِ اسلام شاہ عبدالعلیم صدّیقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

مدیر

ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مفتی عبدالرشید ہمایوں المدنی

مفتی عبدالرزاق ہنگورو قادری

https: //www.facebook. com/darahlesunnat

سفیرِ اسلام شاہ عبدالعلیم صدّیقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ والسّلامُ على خاتمِ الأنبياءِ والمرسَلين، وعلى آلِهِ وصحبهِ أجمعين، أمّا بعد: فأعوذُ باللهِ مِن الشّيطانِ الرّجيم، بسم الله الرّحمنِ الرّحيم.

حضور پُر نور، شافِعِ یومِ نشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّهمّ صلِّ وسلِّم وبارِك على سيِّدِنا ومولانا وحبيبِنا محمّدٍ وعلى آلِهِ وصَحبِهِ أجمعين.

برادرانِ اسلام! علمائے اسلام کا مقام ومرتبہ بہت بلند وبالا ہے، یہ حضرات قوم کے رَہبرورَہنما ہیں، دنیا کے اَطراف واَکناف میں دینِ اسلام کا اَبدی وسرمدی پیغامِ ہدایت انہی حضرات کی بدَولت پہنچا، انہی پاکیزہ نُفوس نے مشرِق سے مغرب تک، بھٹکی ہوئی انسانیت کو حق اور باطل کے مابین فرق سے آگاہ کیا، اور صراطِ مستقیم کی طرف رَہنمائی فرمائی، یہی وہ بندگانِ خدا ہیں جنہوں نے اسلام مخالف قوّتوں کا نہ صرف ڈٹ کر مقابلہ کیا، بلکہ انہیں ساری دنیا کے سامنے خاموش اور لاجواب بھی کیا، انہی علمائے ربّانیین میں سے ایک اہم نام سفیرِ اسلام حضرت علّامہ شاہ عبدالعلیم صدّیقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا بھی ہے۔

ولادتِ باسعادت اور نَسَبی تعلق

عزیزانِ محترم! حضرت علّامہ شاہ عبد العلیم صدّیقی میرٹھی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تین ۳ اپریل ۱۸۹۳ء/ ۱۵ رمضان المبارک ۱۳۱۰ھ کو، میرٹھ شہر یو پی انڈیا کے ایک علمی گھرانے

میں پیدا ہوئے، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے والدِ ماجد حضرت علّامہ الحاج قاضی شاہ عبد الحکیم جوش صدّیقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ معروف عالمِ دین، صاحبِ تقویٰ بزرگ اور نعت گو شاعر تھے[۱]۔

صدّیقی نسبت

نَسَبی اعتبار سے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا شجرہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدنا صدّیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جا ملتا ہے، اسی مبارک نَسَبی تعلق کی بنا پر آپ کو صدّیقی کہا جاتا ہے[۲]۔

اَلقاب و خطابات

حضراتِ گرامی قدر! علّامہ شاہ محمد عبد العلیم صدّیقی میرٹھی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی علمی قدر و منزلت اور دینی خدمات کے باعث، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو متعدّد اَلقاب و خطابات سے نوازا گیا، ان اَلقاب میں سے "مبلغِ اسلام"، "سفیرِ اسلام"، "سفیرِ پاکستان"، "عدیم النظیر مقرّر"، "فضیلت مآب"، "مبلغِ چین وجاپان"[۳] اور "علیم الرضا"[۴] خاص طَور پر قابلِ ذکر ہیں۔ آخری دونوں لقب امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا خاں رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی طرف سے عطا کردہ ہیں[۵]۔

تعلیم و تربیت

عزیزانِ محترم! مبلغِ اسلام شاہ عبد العلیم صدّیقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ابتدائی تعلیم اپنے والدِ ماجد سے حاصل کی، اس کے بعد درسِ نظامی کی تکمیل کے لیے "مدرسہ عربیہ

---

(۱) "سہ ماہی انوارِ رضا" حضرت سفیرِ اسلام نمبر، عبد العلیم صدّیقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، ص۲۷۵۔
(۲) اَیضاً، آؤ کریں مشخص ہم اُس کی قدر و قیمت، ص۱۳۲۔
(۳) "عظیم مبلغِ اسلام" حضرت مولانا شاہ محمد عبد العلیم صدّیقی مدنی میرٹھی نوّر اللہ مرقدہ، ص۷۸۔
(۴) دیکھیے: "سہ ماہی انوارِ رضا" حضرت سفیرِ اسلام نمبر، حیاتِ علیم رضا، ص۱۷۹۔
(۵) "مبلغِ اعظم علّامہ شاہ عبد العلیم صدّیقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ایک مختصر تعارُف" آن لائن آرٹیکل۔

قومیہ" میرٹھ تشریف لے گئے، دنیاوی تعلیم میں میٹرک (Matric) "اٹاوہ ہائی اسکول"، بی اے (BA) "ڈویژنل کالج میرٹھ"، ایل-ایل-بی (LLB) "الٰہ آباد یونیورسٹی" اور اَلسِنہ شرقیہ (Oriental Languages) کی سند "پنجاب یونیورسٹی" سے حاصل کی[1]۔

اساتذۂ گرامی

مبلغِ اعظم شاہ عبدالعلیم صدّیقی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے جن نابغۂ روزگار اساتذۂ گرامی اور علمائے دین کے سامنے زانوئے تلمّذ طے کیے، ان میں سے چند کے اسمائے گرامی یہ ہیں:

(۱) مولانا شاہ عبدالحکیم جوش صدّیقی (والدِ ماجد)، (۲) امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا محدّث بریلوی، (۳) مولانا شاہ احمد مختار صدّیقی، (۴) مولانا عبدالباری فرنگی محلّی، (۵) شیخ احمد شمس مُرّاکشی مدنی، (۶) شیخ سیّد محمد ادریس سنوسی رحمۃ اللہ علیہم۔

اجازت و خلافت

حضراتِ ذی وقار! سفیرِ اسلام حضرت مولانا شاہ محمد عبدالعلیم صدّیقی مدنی میرٹھی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ اپنے برادرِ بزرگ مولانا مختار احمد صدّیقی سے بیعت ہوئے۔ بعد ازاں آپ امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا خاں رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے مرید ہوئے، جبکہ اجازت و خلافت اور اکتسابِ فیض کی سعادت متعدّد بزرگوں سے بھی پائی[2]۔ جن اکابر علمائے اہلِ سنّت سے اجازت و خلافت کا شرف پایا، اُن میں سے چند کے اسمائے گرامی حسبِ ذیل ہیں:

---

(۱) دیکھیے: "اکابرِ تحریکِ پاکستان" مبلغِ اسلام مولانا شاہ عبدالعلیم صدّیقی میرٹھی، ص۱۹۵۔ و "سہ ماہی انوارِ رضا" حضرت سفیرِ اسلام نمبر، حیاتِ علیمِ رضا، ص۱۷۸، ۱۷۹، ملخّصاً۔

(۲) "عظیم مبلغِ اسلام" ص۵۸، ملخّصاً۔

(۱)امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا خاں، (۲) برادرِ اکبر علّامہ احمد مختار صدّیقی، (۳)قطب المشائخ حضرت ابو احمد سیّد شاہ محمد علی حسین اشرفی جیلانی کچھوچھوی (اشرفی میاں) رحمۃ اللہ علیہم۔

دنیا کی مختلف زبانوں پر عبور

مقرّرِ ہفت زباں شاہ عبدالعلیم صدّیقی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کو دنیا کی متعدّد زبانوں پر عبور حاصل تھا، جن میں عربی، فارسی، اردو، ہندی، انگریزی، جاپانی، انڈونیشی، چینی، ملائی، فرانسیسی، جرمن اور افریقہ کی ساحلی زبانیں خاص طَور پر قابلِ ذکر ہیں۔ سفیرِ اسلام رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کو ان زبانوں پر اس قدر یدِ طُولی اور عبور حاصل تھا، کہ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی تقریر و گفتگو سن کر خود اہلِ زباں بھی حیران رہ جاتے تھے۔

فنِ خطابت

علّامہ شاہ عبد العلیم صدّیقی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ ایک بہترین اور بلند پایہ خطیب تھے، آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کا اندازِ تقریر انتہائی دل آویز اور شیریں ہوتا، آپ خطاب فرماتے تو یوں لگتا جیسے لبوں سے پھول جھڑ رہے ہوں! آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے بیان کردہ مَواعظ و نصائح براہِ راست قلب و ذہن پر اثر انداز ہوتے، اور سننے والوں کی دنیا زیر و زَبر ہو جایا کرتی۔

ماہرِ رضویات ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ "جاپان (Japan) کی ایک مجلس میں شاہ محمد عبدالعلیم صدّیقی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے تقریر فرمائی، توٹوکیو (Tokyo) کے ایک پروفیسر این-ایچ-برلاس (N. H. Berlas) نے انگریزی زبان میں آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی مہارت کا اعتراف کرتے ہوئے، آپ کی آواز کو ترنّم ریز اور

دل آویز قرار دیا، اور حقیقت یہ ہے کہ اُن کی آواز میں بلا کی کشش اور کھنک تھی۔ اردو، عربی، انگریزی اور بعض دوسری زبانوں میں بے تکان گفتگو فرماتے تھے"[1]۔

بلا مُبالغہ فنِ خطابت میں مبلغِ اسلام شاہ عبد العلیم صدّیقی میرٹھی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو بڑی مہارت حاصل تھی، آپ نے عوام الناس سے لے کر خوّاص تک ہر درجہ اور طبقۂ فکر سے تعلق رکھنے والے لوگوں سے خطاب کیا، یہی وجہ ہے کہ ایشیا (Asia)، افریقہ (Africa) اور یورپ (Europe) سے تعلق رکھنے والے ہزاروں غیر مسلم سامعین، اکثر آپ کی مسحور کُن تقاریر سے متاثر ہو کر دائرۂ اسلام میں داخل ہو جایا کرتے تھے۔

تبلیغی اَسفار

رفیقانِ ملّتِ اسلامیہ! شاہ عبد العلیم صدّیقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے تبلیغِ دین کے سلسلے میں چالیس ۴۰ سال تک، دنیا بھر کے مختلف ممالک کا سفر اختیار کیا، جن میں امریکہ (United States)، برِّ اعظم افریقہ (Continental Africa)، انگلستان (England)، انڈونیشیا (Indonesia)، سنگاپور (Singapore)، ملائیشیا (Malaysia)، چین (China)، جاپان (Japan)، کینیڈا (Canada)، فرانس (France)، ٹرینی ڈاڈ (Trinidad) اور فلپائن (Philippines) وغیرہ کا نام نمایاں حیثیت کا حامل ہے۔

ان تبلیغی اَسفار میں ہزاروں غیر مسلم دَولت اسلام سے مشرّف ہوئے، جن میں بورنیو (Borneo) کی شہزادی "گلیڈیز پامر" (Gladys Palmer)،

---

(۱) دیکھیے: "مبلغِ اسلام" تقدیم، ص۸ ملتقطاً۔

ماریشس جنوبی افریقہ (Mauritius South Africa) کے فرانسیسی گورنر "مروات" (Merwate)، ٹرینی ڈاڈ کی خاتون وزیر "دونوافاطمہ" (Donawa Fatima)، سیلون (Ceylon) کے عیسائی وزیر مسٹر ایف کنگسن بیری (Mr. F. Kingson Berry) اور "ڈاکٹر صادق جارج اینٹونوف" (Dr. Sadiq George Antonov) جیسے ممتاز امریکی سائنسدان (American Scientist) کے نام، خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں[1]۔

دینی خدمات اور اداروں کا قیام

عزیزانِ مَن! دینی خدمات کے ان تمام سالوں میں، مبلغِ اسلام شاہ عبدالعلیم صدّیقی میرٹھی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے، مختلف مذاہب کے لوگوں کو دینِ اسلام کی تعلیمات سے رُوشناس کرانے کے لیے، ان کی مقامی زبانوں میں اسلامی لٹریچر (Islamic Literature) کی اِشاعت کا اہتمام فرمایا، نیز یورپ (Europe)، افریقہ (Africa) اور ایشیا (Asia) کے متعدّد ممالک میں مساجد، دینی مدارس، اسلامی مراکز (Islamic Centers)، مذہبی تنظیمیں، فلاحی ادارے، یتیم خانے، یونیورسٹیاں (Universities)، مذہبی اَخبار وجَرائد اور لائبریریاں قائم فرمائیں، ان میں کولمبو (Colombo) کی میمن حنفی مسجد، جاپان (Japan) کی مسجدِ ناگریا، سنگاپور (Singapore) کی مسجدِ سلطان، عربی یونیورسٹی مَلایا (Arabic

---

(۱) دیکھیے: "ذکرِ حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" حصہ اوّل، پیش لفظ، ص ے، ملخّصاً۔ و "خلیفۂ اعلیٰ حضرت مبلغِ اسلام مولانا شاہ عبد العلیم صدّیقی میرٹھی ... حیات و خدمات" آن لائن آرٹیکل ۲ اگست ۲۰۲۱ء۔

(University Malaya)، ماریشس (Mauritius) میں "حزب اللہ" نامی تنظیم،اور سیلون (Ceylon) میں "مسلم مشنری" (Muslim Missionary) کی بنیاد ڈالی۔ اسی طرح ڈربن (Durban) میں "انٹرنیشنل اسلامک سروس سنٹر" (International Islamic Service Center)، ہانگ کانگ (Hong Kong) میں "یتیم خانہ"، ماریشس (Mauritius) میں "مسلم یونٹی بورڈ" (Muslim Unity Board) اور "مسلم یوتھ بریگیڈ" (Muslim Youth Brigade) قائم فرمایا، سیلون میں اَخبار "کوکبِ اسلام" اور "سٹار آف اسلام" (Star of Islam)، جبکہ سنگاپور (Singapore) سے ماہنامہ "رئیل اسلام" (Real Islam) جاری فرمایا[1]۔

سیاسی خدمات اور تحریکِ پاکستان میں کردار

میرے محترم بھائیو! سفیرِ پاکستان شاہ محمد عبدالعلیم صدّیقی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی خدمات کا دائرہ صرف تبلیغ اور وعظ و نصیحت تک محدود نہیں تھا، بلکہ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے سیاسی حوالے سے بڑی اہم خدمات انجام دیں۔ "۲۳ مارچ ۱۹۴۰ء کو لاہور میں قراردادِ پاکستان کی منظوری سے قبل، علّامہ شاہ عبدالعلیم صدّیقی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے ہی مسلمانوں کو یہ مشورہ دیا تھا، کہ وہ مسلم لیگ اور مسٹر جناح سے سیاست کا کام لیں؛ کیونکہ فی زمانہ علمائے کرام یورپین سیاسیات اور ہندوستان کے غیر مسلموں، خصوصًا ہندوؤں کی ڈپلومیٹک (Diplomatic) دَسِیسَہ کاریوں (سیاسی چالوں اور دھوکہ وفریب) کو سمجھنے سے قاصر

---

(۱) دیکھیے: "خلفائے امام احمد رضا رحمہم اللہ تعالٰی" مبلغِ اسلام مولانا شاہ محمد عبد العلیم صدّیقی، صـ۹۲۔ و"مبلغِ اسلام" کارہائے نمایاں، صـ۲۰،۲۱،۲۵،۲۹،۳۰،۳۴،۳۹-۴۱، ملتقطاً۔

ہیں، موجودہ زمانے میں ہندوستان کے اندر آئینی جنگ (Constitutional War) ہو رہی ہے، اس جنگ میں وہی مسلمان کامیاب ہو سکتا ہے، جو انگریزوں اور کانگریسیوں دونوں کے ہتھ کھنڈوں سے خوب واقف ہو"[۱]۔

"آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے تحریکِ پاکستان میں نہایت بڑھ چڑھ کر حصہ لیا، اور مختلف بِلاد واَمصار کے دَورے کر کے علمائے اہلِ سنّت، مشایخِ عظام اور عوام الناس کو اس بات پر آمادہ کیا، کہ وہ خوابِ غفلت سے بیدار ہو کر "مسلم لیگ" کے پرچم تلے جمع ہو جائیں؛ تاکہ ان کے حقوق کی بازیابی کے لیے مؤثر انداز میں آئینی جنگ لڑی جا سکے۔ اسی طرح ۱۹۴۵ء میں جب ہندو مسلم فسادات ہوئے، تب سفیرِ اسلام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے پنڈت نہرو سے ملاقات کر کے مسلمانوں پر ہونے والے ظلم وستم پر سخت احتجاج کیا، اور ہندوستان (India) کے مختلف شہروں کا دَورہ کر کے مسلمانوں کی ڈھارس بندھائی"[۲]۔

سفیرِ پاکستان کا لقب ملنے کی وجہ

حضراتِ گرامی قدر! قائدِ اعظم محمد علی جناح رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، سفیرِ پاکستان شاہ عبد العلیم صدّیقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی شخصیت اور سِحر بیانی سے ہمیشہ متاثر رہے، یہی وجہ ہے کہ تحریکِ پاکستان کے سلسلے میں اسلامی ممالک تک اپنا مَوقف پہنچانے، اور ان کی اَخلاقی وسفارتی حمایت حاصل کرنے کے لیے، قائدِ اعظم محمد علی جناح نے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہی کا انتخاب فرمایا[۳]، اس سلسلے میں آپ نے متعدّد عرب ممالک کے دَورے فرمائے،

---

(۱) دیکھیے: "مبلغِ اسلام" تبلیغی خدمات، ص۴۱۔

(۲) دیکھیے: "اکابر تحریکِ پاکستان" مبلغِ اسلام مولانا شاہ عبد العلیم صدّیقی میرٹھی، ص۱۹۶-۱۹۸۔ و "مبلغِ اسلام" تبلیغی خدمات، ص۴۲۔

(۳) دیکھیے: "مبلغِ اسلام" تبلیغی خدمات، ص۴۴، ۴۵۔

وہاں کانگریسی ایجنٹوں سے مُباحثے کیے، اور اپنی عمدہ سفارتکاری کے ذریعے عرب علماء، عوام اور حُکّام کو مُطالبۂ پاکستان کی حمایت پر آمادہ کیا[1]۔

آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی انہی خدمات کے پیشِ نظر قائدِاعظم محمد علی جناح رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے آپ کو "سفیرِ پاکستان" کے لقب سے نوازا، اور مصر میں پاکستان کا سفیر بننے کی بھی پیشکش کی، لیکن تبلیغی مصروفیات کے سبب آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے معذرت کرلی[2]۔

امامِ اہلِ سنّت کی سفیرِ اسلام سے شفقت و محبت

عزیزانِ محترم! امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا خاں رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ سفیرِ اسلام شاہ عبدالعلیم صدّیقی میرٹھی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ سے بڑی محبت و شفقت فرماتے تھے، اور آپ کی علمی خدمات کو بڑی اہمیت کی نگاہ سے دیکھتے تھے، امامِ اہلِ سنّت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے مبلغِ اعظم رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ پر کمال شفقت و محبت کا اظہار کرتے ہوئے، اپنے ایک شعر میں سفیرِ اسلام رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے علمی مقام اور دینی خدمات کا ذکر کچھ اس انداز سے فرمایا: ؏

عبدِ علیم کے علم کو سُن کر　　　جہل کی بہل بھگاتے یہ ہیں[3]

تصنیفات

میرے محترم بھائیو! مبلغِ اسلام شاہ عبدالعلیم صدّیقی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ جہاں ایک نامور عالمِ دین اور بہترین مقرّر تھے، وہیں اللہ ربّ العالمین نے آپ کو ادیبانہ صلاحیتوں

---

(۱) دیکھیے: "اکابرِ تحریکِ پاکستان" مبلغِ اسلام مولانا شاہ عبدالعلیم صدّیقی میرٹھی، ص۱۹۷۔ و "مبلغِ اسلام" تبلیغی خدمات، ص۴۳۔

(۲) "سہ ماہی انوارِ رضا" حضرت سفیرِ اسلام نمبر، ص۳۳۹، ۳۴۰۔

(۳) "الاستمداد علیٰ اَجیالِ الاِرتداد" ذکرِ اصحاب ودعائے اَحباب، ص۶۸۔

سے بھی خوب مالا مال فرمایا، اگرچہ وقت کی قلّت اور تبلیغی مصروفیات کی کثرت کے باعث، شاہ عبدالعلیم صدّیقی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کو تحریر و تصنیف کے لیے بہت کم وقت میسّر آیا، اس کے باوُجود آپ نے مختلف زبانوں میں چند یادگار تصنیفات چھوڑیں، ان میں سے چند مشہور تالیفات کے نام حسبِ ذیل ہیں:

(1) The Principles of Islam

(2) Quest for True Happiness

(3) How to Face Communism

(4) Islam's Answer to The Challenge of Communism

(5) Women and their Status in Islam

(6) A Shavian and a theologian

(7) The Forgotten Path of Knowledge

(8) The Codification of Islamic law

(9) How to Preach Islam

حضور سفیرِ اسلام رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی اردو تالیفات میں (۱) اَحکامِ رمضان، (۲) بہارِ شباب، (۳) ذکرِ حبیب، (۴) کتابِ تصوّف وغیرہ خاص طَور پر قابلِ ذکر اور معروف ہیں[1]۔

---

(۱) "مبلغِ اسلام" تصانیف، ص۶۲۔ و "خلفائے امام احمد رضا رحمہم اللہ تعالٰی" تصانیف، ص۹۴۔

تقابُلِ اَدیان میں مہارت

علّامہ شاہ عبد العلیم صدّیقی میرٹھی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ تقابُلِ اَدیان میں بھی بڑی مہارت رکھتے تھے، تبلیغِ دین کی غرض سے آپ جہاں بھی تشریف لے جاتے، وہاں دنیا کے مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والے مذہبی پیشواؤں، پادریوں، یہودیوں، ہندوؤں، سکھوں، مُلحِدوں اور فلسفیوں سے آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کا واسطہ پڑتا، اکثر علمی مذاکرے اور مُباحثے ہوتے، آپ دینِ اسلام کے خلاف وارِد کیے جانے والے اُن تمام سوالوں اور اعتراضات کے ایسے مدلّل اور تسلی بخش جواب دیتے، کہ وہ لوگ لا جواب ہوکر اسلام کی عظمت کا اعتراف کرنے پر مجبور ہوتے، اور جنہیں توفیق ملتی مسلمان ہوکر دینِ اسلام کی آغوشِ رحمت میں پناہ لے لیا کرتے تھے۔

مشہور فلسفی جارج برنارڈ شا سے مُکالمہ

مشہور فلسفی جارج برنارڈ شا (George Bernardshaw) کا نام کسی تعارُف کا محتاج نہیں، ۱۷ اپریل ۱۹۳۵ء میں جنوبی افریقہ (South Africa) کے شہر ممباسا (Mombasa) میں اس کی ملاقات سفیرِ اسلام علّامہ شاہ عبدالعلیم صدّیقی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ سے ہوئی، "اسلام اور عیسائیت" کے موضوع پر باہم مُکالمہ ہوا، اس نے متعدّد سوالات کیے، مبلغِ اعظم رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے نہایت مُدلّل انداز میں پُر مغز گفتگو فرمائی، اور اس کے تمام سوالوں کے جوابات دیے، آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی گفتگو سن کر جارج برنارڈ شا (George Bernardshaw) اس قدر متاثر ہوا،

کہ ملاقات کے اختتام پر بے ساختہ پکار اٹھا کہ تعلیم یافتہ، مہذّب اور شائستہ لوگوں کے مستقبل کا مذہب اسلام ہے"[1]۔

قادیانیت کی بیخ کُنی

حضراتِ گرامی قدر! سفیرِ اسلام شاہ عبدالعلیم صدّیقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے تبلیغِ دین کے ساتھ ساتھ باطل فرقوں اور بد مذہبوں کا بھی ڈٹ کر مقابلہ کیا، جہاں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے دینِ اسلام پر وارِد کیے جانے والے مَن گھڑت اور بے بنیاد اعتراضات کو رَفع کیا، وہیں آپ نے "قادیانیت" کے رُوپ میں یہود و نصاریٰ کی سازشوں کا بھی پردہ چاک فرمایا، ببانگِ دُہل قادیانیوں کو للکارا، اور انہیں شکستِ فاش دے کر راہِ فرار اختیار کرنے پر مجبور کیا۔

قائدِ ملّتِ اسلامیہ علّامہ شاہ احمد نورانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سفیرِ اسلام کے جانشین اور صاحبزادے ہیں، قادیانیوں کے خلاف سفیرِ اسلام علّامہ شاہ عبدالعلیم صدّیقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمات کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ "میرے والدِ ماجد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ابتداء سے آخر تک، افریقہ (Africa)، ملائیشیا (Malaysia)، سیلون (Ceylon)، یورپ (Europe) اور امریکہ (USA) کی سرزمین پر ہمیشہ لوگوں کو اس فتنہ (قادیانیت) سے آگاہ کیا، (ردِّ قادیانیت کے حوالے سے) والدِ ماجد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی انگریزی زبان میں تصنیف "The Mirror" کے نام سے موجود ہے، اور اردو زبان میں "مرزائی حقیقت کا اظہار" کے نام سے مَوجود ہے، جب اس کتاب کا ترجمہ انڈونیشی زبان میں

---

(۱) "اکابرِ تحریکِ پاکستان" مبلغ اسلام مولانا شاہ عبدالعلیم صدّیقی میرٹھی، ص۱۹۶۔ و "تذکرہ اکابرِ اہلِ سنّت پاکستان" شاہ عبدالعلیم صدّیقی میرٹھی، ص۲۳۹۔

ہوا، تو ملائیشیا میں (قادیانیوں کے خلاف) ایک زبردست تحریک چلی، یہاں تک کہ ملائیشیا (Malaysia) میں قادیانیوں کا داخلہ تک ممنوع ہوگیا"[1]۔

اسلامی آئین کے مسودّہ کی تیاری اور بانئ پاکستان کا وعدہ

عزیزانِ مَن! قائدِاعظم محمد علی جناح رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی وفات سے کچھ عرصہ قبل، سفیرِ پاکستان علّامہ شاہ محمد عبد العلیم صدّیقی میرٹھی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ عالَمی دَورۂ تبلیغ سے کراچی واپس تشریف لائے، تو علماء ومشائخِ اہلِ سنّت رحمۃ اللہ علیہم پر مشتمل ایک کمیٹی نے مبلغِ اسلام علّامہ عبد العلیم صدّیقی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی سربراہی میں آئینِ اسلامی پر مشتمل ایک مسودّہ مرتّب کیا، اور اس پر تائیدی نوٹ بھی تحریر فرمائے۔ مسودّہ تیار کرنے والی اس کمیٹی میں "علّامہ عبد الحامد بدایونی، علّامہ ابو الحسنات قادری، مفتی صاحبداد خاں، غزالئ زماں علّامہ سیّد احمد سعید کاظمی، خواجہ قمر الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہم سمیت متعدّد علماء ومشائخ نے حصہ لیا۔

آئینِ اسلامی کا مسودّہ تیار کرنے کے بعد، مبلغِ اسلام شاہ عبد العلیم صدّیقی میرٹھی، مجاہدِ ملّت مولانا شاہ عبد الحامد بدایونی، اور مخدوم ناصر جلالی رحمۃ اللہ علیہم پر مشتمل اہلِ سنّت وجماعت کے ایک وفد نے، قائدِاعظم محمد علی جناح رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ سے ملاقات کرکے آئینِ اسلامی کا یہ مسودّہ ان کی خدمت میں پیش کیا، جسے دیکھ کر بانئ پاکستان محمد علی جناح رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے بڑی خوشی اور مسرّت کا اظہار فرمایا، اور سفیرِ اسلام اور وفد کے دیگر اراکین کو یقین دلایا کہ "(ان شاء اللہ عزّوجلّ) قومی اسمبلی (National Assembly) کے منظور کرنے پر، بہت جلد اس "آئینِ اسلامی" کو نافذ کر دیا جائے گا"، بعد ازاں

---

(۱) دیکھیے: "مبلغِ اسلام" "ردِّ مرزائیت"، ص۵۲، ۵۳۔

شدید علالت کے باعث ڈاکٹروں کے مشورہ پر، بابائے قوم رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ مرکزی دار الحکومت (Central Capital) سے کوئٹہ (Quetta) تشریف لے گئے، جہاں سے واپسی پر اپنے خالقِ حقیقی سے جا ملے[1]۔

سفیرِ اسلام کے رُوحانی و علمی جانشین

عزیز دوستو! سفیرِ اسلام علاّمہ شاہ عبد العلیم صدّیقی میرٹھی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے وصال شریف کے بعد، علمی و رُوحانی جانشینوں میں آپ کے صاحبزادے قائدِ ملّتِ اسلامیہ علاّمہ شاہ احمد نورانی، اور آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے داماد و خلیفہ ڈاکٹر فضل الرحمن انصاری رحمۃ اللہ علیہما سب سے نمایاں ہیں۔

قائدِ ملّتِ اسلامیہ علاّمہ شاہ احمد نورانی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ

قائدِ ملّتِ اسلامیہ علاّمہ شاہ احمد نورانی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی دینی خدمات اور حیاتِ مبارکہ کو دیکھا جائے، تو بجا طَور پر کہا جا سکتا ہے کہ آپ سفیرِ اسلام رحمۃ اللہ علیہما کے حقیقی جانشین ہیں، آپ نے دنیا کے بیشتر ممالک کے تبلیغی دَورے فرمائے، امّتِ مسلمہ کو شُعور بخشا، انہیں درسِ رُوحانیت دیا، ان میں بیداری کی لہر پیدا کی، ہزاروں غیر مسلموں کو دینِ اسلام کی تعلیمات سے رُوشناس کیا، اور انہیں مسلمان کر کے اپنے حلقۂ اِرادت میں داخل کیا، قید و بند کی صُعوبتیں برداشت کیں، رخصت کے بجائے ہمیشہ عزیمت کو اپنایا، اور حق بات کہنے میں کبھی کسی مصلحت اور پس و پیش سے کام نہ لیا۔

---

(۱) دیکھیے: "مبلغِ اسلام" تبلیغی خدمات، ص۴۸، ۴۹۔

ڈاکٹر فضل الرحمن انصاری رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ

سفیرِ اسلام علّامہ شاہ عبد العلیم صدّیقی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے دوسرے جانشین کے طور پر، ڈاکٹر فضل الرحمن انصاری رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ سب سے نمایاں حیثیت کے حامل ہیں، ڈاکٹر انصاری رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ اردو، عربی، فارسی، انگریزی اور جرمن جیسی متعدّد بینَ الاقوامی زبانوں پر عبور رکھتے تھے، آپ کو سفر و حضر میں سفیرِ اسلام رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے ساتھ رہنے کا شرف ملا، آپ نے حضور مبلغِ اسلام رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے مشن (Mission) کو بڑی عمدگی سے سنبھالا اور اسے مزید وُسعت بخشی، آپ نے پانچ ۵ برِّ اعظموں کے ۱۹ ممالک کا دَورہ کیا، متعدّد ادارے قائم کیے، اور دنیا بھر سے مختلف رسائل و جرائد کی اِشاعت کا اہتمام کیا، جبکہ اردو اور انگریزی میں کئی کتابیں بھی تحریر فرمائیں۔

وصالِ مبارک

میرے عزیز دوستو، بھائیو اور بزرگو! علم و فضل کے اس عظیم امام، مبلغِ اسلام، خلیفۂ امامِ اہلِ سنّت، علّامہ شاہ عبد العلیم صدّیقی میرٹھی مدنی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کا وصال شریف، ۲۳ ذی الحجہ ۱۳۷۳ھ / ۲۲ اگست ۱۹۵۴ء کو، گنبدِ خضرا کے سائے میں "باب السّلام" پر ہوا، آپ کی نمازِ جنازہ خلیفۂ اعلیٰ حضرت، حضور قطبِ مدینہ مولانا ضیاء الدین مدنی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے پڑھائی، حج کی غرض سے دنیا بھر سے آئے ہوئے علماء، اولیاء اور حجّاج کرام نے آپ کی نمازِ جنازہ میں شرکت کی سعادت حاصل کی، آپ

رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تدفین جنّت البقیع (مدینہ منوّرہ) میں امّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدّیقہ طیّبہ طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے قدموں میں ہوئی[1]۔ ع

علیمِ خستہ جاں تنگ آ گیا ہے دردِ ہجراں سے
الٰہی! کب وہ دن آئے کہ مہمانِ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہو![2]

دعا

اے اللہ! ہمیں علمائے اہلِ سنّت کی صحبت سے مشرّف وفیضیاب فرما، ان کا ادب واحترام کرنے کی توفیق عطا فرما، حضور سفیرِ اسلام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے درَجات بلند فرما، ان کی تعلیمات پر عمل کا جذبہ عطا فرما، ان کے مشن پر کاربند رہنے کی توفیق مَرحمت فرما، اور دنیا بھر میں دینِ اسلام کا پرچار کرنے کا جذبہ پیدا فرما۔

اے اللہ! ہمارے ظاہر وباطن کو تمام گندگیوں سے پاک وصاف فرما، اپنے حبیبِ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اِرشادات پر عمل کرتے ہوئے، قرآن وسُنّت کے مطابق اپنی زندگی سنوارنے، سرکارِ دوعالَم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور صحابۂ کِرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی سچی محبّت اور اِخلاص سے بھرپور اِطاعت کی توفیق عطا فرما۔

اے اللہ! ہمیں دینِ اسلام کا وفادار بنائے رکھ، ہمیں سچا پکّا باعمل عاشقِ رسول بنا، ہماری صفوں میں اتحاد کی فضا پیدا فرما، ہمیں پنج وقتہ باجماعت نمازوں کا پابند بنا، سستی وکاہلی سے بچا، ہر نیک کام میں اِخلاص کی دَولت عطا فرما، تمام فرائض

---

(۱) دیکھیے: "سہ ماہی انوارِ رضا" حضرت سفیرِ اسلام نمبر، وصال، ص۲۱۹، مُلخّصاً۔
(۲) "مبلغِ اسلام" رحلت، ص۶۳۔

وواجبات کی ادائیگی بحسن وخوبی انجام دینے کی توفیق عطا فرما، بخل وکنجوسی سے محفوظ فرما، خوش دلی سے غریبوں محتاجوں کی مدد کرنے کی توفیق عطا فرما۔

اے اللہ! ہمیں ملک وقوم کی خدمت اور اس کی حفاظت کی سعادت نصیب فرما، باہمی اتحاد واتفاق اور محبت واُلفت کو مزید مضبوط فرما، ہمیں اَحکامِ شریعت پر صحیح طور پر عمل کی توفیق عطا فرما۔ ہماری دعائیں اپنی بارگاہِ بے کس پناہ میں قبول فرما، ہم تجھ سے تیری رحمتوں کا سوال کرتے ہیں، تجھ سے مغفرت چاہتے ہیں، ہر گناہ سے سلامتی وچھٹکارا چاہتے ہیں، ہم تجھ سے تمام بھلائیوں کے طلبگار ہیں، ہمارے غموں کو دُور فرما، ہمارے قرضے اُتار دے، ہمارے بیماروں کو کامل شِفا دے، ہماری حاجتیں پوری فرما!۔

اے ربِ کریم! ہمارے رزقِ حلال میں برکت عطا فرما، ہمیشہ مخلوق کی محتاجی سے محفوظ رکھ، اپنی محبت واِطاعت کے ساتھ سچی بندگی کی توفیق عطا فرما، خَلقِ خدا کے لیے ہمارا سینہ کشادہ اور دل نرم کر دے، الٰہی! ہمارے اَخلاق اچھے اور ہمارے کام عمدہ کر دے، ہمارے اعمالِ حسنہ قبول فرما، ہمیں تمام گناہوں سے بچا، کفّار کے ظلم وبربریت کے شکار ہمارے فلَسطینی وکشمیری مسلمان بہن بھائیوں کو آزادی عطا فرما، دنیا بھر کے مسلمانوں کی جان ومال اور عزّت وآبرو کی حفاظت فرما، ان کے مسائل کو اُن کے حق میں خیر وبرکت کے ساتھ حل فرما، آمین یاربّ العالمین!۔

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه ونورِ عرشِه، سيِّدِنا ونبيِّنا وحبيبِنا وقرّةِ أعيُنِنا محمّدٍ، وعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.